فرقہ غیر مقلدین (نام نہاد اہلحدیث) کی طرف سے رمضان المبارک میں احناف کے
اول وقت نمازِ فجر ادا کرنے پر پھیلائے گئے وساوس وشبہات کا
احادیث کی روشنی میں مدلل اور تشفی بخش جواب

احناف رمضان المبارک میں نمازِ فجر اول وقت کیوں پڑھتے ہیں؟

از قلم:
حافظ محمود احمد عرف عبدالباری محمود

نظر ثانی:
ظفر احمد نعمانی

شعبہ نشر و اشاعت
ادارہ تحقیقات اہل السنۃ والجماعۃ (الھند)
محلہ محل، دارالعلوم چوک، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی
رابطہ بذریعہ واٹس ایپ: 9322471046۔ رابطہ بذریعہ ٹیلیگرام: 9322471046
ٹیلیگرام چینل ایڈریس: https://telegram.me/idaratahqiqat

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احناف رمضان المبارک میں نمازِ فجر اول وقت کیوں پڑھتے ہیں؟

از قلم: حافظ محمود احمد عرف عبد الباری محمود

الحمد للہ رب العٰلمین و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء و المرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد!

محترم قارئین! جوں ہی ماہِ رمضان المبارک آتا ہے تو شیاطین قید ہو جاتے ہیں لیکن اس کی ہمنوائی کرنے والے شیطان نما انسان آزاد رہتے ہیں اور وہ اِس ماہ میں اپنے وساوس سے بھولے بھالے انسانوں کو پریشان کر کے شیطانی ہمنوائی کا حق برابر ادا کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ فرقہ غیر مقلدین (نام نہاد اہلحدیث) کے بعض لوگ رمضان المبارک کے آتے ہی یہ وسوسہ ڈالنا شروع کر دیتے ہیں کہ احناف سال کے گیارہ مہینے تو فجر کی نماز آخری وقت میں ادا کرتے ہیں لیکن جوں ہی رمضان المبارک آتا ہے تو یہ لوگ فجر کی نماز اوّل وقت میں پڑھتے ہیں۔ اور ان کے اس فرق کی کوئی دلیل بھی نہیں لہٰذا ان کا یہ عمل سراسر غلط اور حدیث کے خلاف ہے؛ کہہ کر لوگوں کو پریشانی میں مبتلا کر دیتے ہیں تو آیئے ان کے اس وسوسہ کا قلعہ قمع کریں۔

قارئین کرام! احناف رمضان المبارک میں جو فجر کی نماز اوّل وقت میں پڑھتے ہیں تو اس کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے ہم صرف تین وجہ بیان کرتے ہیں:

[پہلی وجہ] مندرجہ ذیل احادیث پر عمل کرنا:

[۱] عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً۔

(صحیح البخاری: كِتَابُ الصَّوْمِ، بَاب قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ)

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ سحری کھائی،

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صبح کی) نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں نے پوچھا: سحری اور اذان کے درمیان کتنا (وقفہ) تھا؟ کہا: پچاس آیتوں کے (پڑھنے) کے بقدر''۔

[۲] عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ، »أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا، قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ« يَعْنِي آيَةً۔

(صحيح البخاری: كِتَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، بَاب وَقْتِ الْفَجْرِ)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی، پھر وہ (فجر کی) نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا (وقفہ) تھا؟ فرمایا: پچاس یا ساٹھ آیتوں کے (پڑھنے) کے بقدر''۔

[۳] عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي، ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَتِي أَنْ أُدْرِكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔ (صحيح البخاری: كتاب الصوم، باب تأخير السحور)

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سحری اپنے گھر میں کرتا تھا، پھر مجھے جلدی کرنی پڑتی تھی تاکہ سجود (نمازِ فجر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل جائے''۔

[۴] عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: خَمْسِينَ آيَةً۔ (صحيح مسلم: كتاب الصيام، باب فضل السحور وتأكيد استحبابه واستحباب تأخيره وتعجيل الفطر)

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں نے عرض کیا: ان دونوں کے بیچ (یعنی سحری کھانے اور نماز کے درمیان) کس قدر (وقفہ) تھا؟ فرمایا: پچاس آیت (کے بقدر)''۔

[۵] عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً۔ (سنن النسائی: كتاب الصيام، قدر ما بين السحور وبين صلاة الصبح، رقم الحديث: ۲۱۵۵/ بتحقيق ألبانی: صحيح)

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی، پھر ہم اٹھ کر نماز کے لیے گئے، (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا: ان دونوں کے

درمیان کتنا (وقفہ) تھا؟ انہوں نے کہا: اس قدر جتنے میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے“۔

[۶] عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: زُعِمَ أَنَّ أَنَساً الْقَائِلُ مَا كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً۔ (سنن النسائی: كتاب الصيام، ذكر اختلاف هشام و سعيد على قتادة فيه، رقم الحديث: ۲۱۵۶/بتحقيق ألبانی: صحيح)

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سحری کی، پھر ہم نماز کے لیے کھڑے ہوئے، میں نے پوچھا: (کہا جاتا کہ »قلت« کا قائل انس ہیں) ان دونوں کے درمیان کتنا (وقفہ) تھا؟ انہوں نے کہا: اس قدر کہ جتنے میں ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے“۔

[۷] عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: تَسَحَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ، ثُمَّ قَامَا فَدَخَلَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا، وَ دُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الْإِنْسَانُ خَمْسِينَ آيَةً۔ (سنن النسائی: كتاب الصيام، ذكر اختلاف هشام و سعيد على قتادة فيه، رقم الحديث: ۲۱۵۷/بتحقيق ألبانی: صحيح)

”حضرت قتادہ؛ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری کھائی، پھر وہ دونوں اٹھے، اور جا کر نمازِ فجر پڑھنی شروع کر دی۔ قتادہ کہتے ہیں: ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ان دونوں کے (سحری سے) فارغ ہونے اور نماز شروع کرنے میں کتنا (وقفہ) تھا؟ تو انہوں نے کہا: اس قدر کہ جتنے میں انسان پچاس آیتیں پڑھ لے“۔

[۸] عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَزَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا، قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلّٰى، فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: قَدْرُ مَا يَقْرَأُ رَجُلٌ خَمْسِيْنَ آيَةً۔ (مسند الإمام أحمد بن حنبل: رقم الحديث: ۱۲۷۳۹/بتحقيق شعيب الأرنؤوط: إسناده صحيح على شرط الشيخين)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری کھائی، پھر جب دونوں اپنی سحری سے فارغ ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے اٹھے، تو ہم

نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ان دونوں کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز شروع کرنے کے درمیان میں کتنا (وقفہ) تھا؟ کہا: اس قدر کہ جتنے میں ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے“۔

[**فائدہ**] مذکورہ احادیث میں (حدیث نمبر ۳ر کے علاوہ) بقیہ تمام روایات میں اجتماعی سحری کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ سحری کھائی اور مل کر سحری رمضان میں ہی ہوتی ہے۔ (ان احادیث میں بیان کردہ سحری رمضان کے متعلق ہے، الا یہ کہ غیر مقلدین اس سحری کے غیر رمضان میں ہونے کی دلیل صحیح وصریح پیش کر دیں)

لہٰذا ان سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک میں سحری کا وقت ختم ہونے پر کتنی دیر میں فجر کی نماز ادا کی جاتی تھی اور یہی احناف کا موقف ہے۔ باقی غیر رمضان میں فجر کی نماز کے وقت کا مسئلہ ہمارا موضوع نہیں۔ ویسے بھی غیر رمضان میں نمازِ فجر کے وقت کے حوالہ سے احناف کی کتب دلائل سے بھری پڑی ہیں جسے دیکھنا ہے وہ دیکھ لے۔ بطور ثبوت دو کتابیں پیش خدمت ہیں:

۱) شرح معانی الآثار (عربی) ۲) نماز اہل السنۃ والجماعۃ (اردو)۔

[دوسری وجہ] عوام الناس کے لیے سہولت، آسانی:

پہلی بات تو یہ کہ احناف فجر کی نماز کے لیے اسفار کے وقت کو افضل سمجھتے ہیں لیکن رمضان المبارک میں اوّل وقت میں نمازِ فجر اس لیے پڑھ لیتے ہیں کہ اگر فجر کی نماز رمضان میں اسفار کرکے پڑھی جائے گی تو کثیر تعداد کی نمازِ فجر قضا ہوجانے کا خدشہ ہے اور لوگوں پر یہ بھاری اور مشقت کا باعث ہوگا تو عوام کی ایک تعداد کو مشقت سے بچانے کے لیے رمضان المبارک میں نمازِ فجر اوّل وقت میں پڑھ لیتے ہیں اور ایسا کرنا خلافِ حدیث اور لائق ملامت عمل نہیں ہے۔ کیوں کہ اگر اس نظریہ کی وجہ سے احناف پر ملامت کی جائے گی تو پھر معاذ اللہ یہ اعتراض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی جائے گا۔ کیوں کہ نماز میں لمبی قرأت کرنا باعثِ ثواب اور افضل عمل ہے لیکن جب جماعت ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کو خفیف (ہلکی) پڑھنے کا حکم دیا ہے تاکہ بعض نمازیوں کو مشقت سے بچایا جاسکے۔ تو کیا یہاں معاذ اللہ جماعت کی نماز کی خفیف پڑھنے کے عمل کو اسی طرح لائق ملامت سے تعبیر کریں گے جیسا غیر مقلدین احناف کو متہم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی مثالیں اور ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ”لو لا اشق علی امتی“ کہہ کر امت کو مشقت

سے بچایا ہے۔

[**نوٹ**] یہ بعض احناف کا موقف ہے۔ جب کہ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ رمضان المبارک میں نمازِ فجر اوّل وقت پر پڑھی جائے گی جیسا کہ تحریر کردہ مذکورہ بالا دلائیل کی روشنی میں واضح ہوتا ہے۔

اور یہ دلیل ان احناف کی نقل کی گئی ہے جو پورا سال نمازِ فجر کو اسفار کے وقت پڑھنے کو افضل جانتے ہیں لیکن پھر بھی رمضان المبارک میں فجر کی نماز اوّل وقت پر ادا کرتے ہیں۔

[تیسری اور آخری وجہ] تکثیر جماعت:

امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایۂ ناز کتاب "المبسوط (جلد ا صفحہ ۱۴٦)" میں لکھتے ہیں:

»وَ لِأَنَّ فِيْ الْإِسْفَارِ تَكْثِيْرَ الْجَمَاعَةِ وَ فِيْ التَّغْلِيْسِ تَقْلِيْلَهَا، وَ مَا يُؤَدِّيْ إِلَى تَكْثِيْرِ الْجَمَاعَةِ فَهُوَ أَفْضَلُ« ۔(المبسوط للسرخسی: ج ا ص ۱۴٦)

"اور اس لیے کہ (فجر کی نماز) روشنی میں پڑھنے سے جماعت کی کثرت ہے اور اندھیرے میں پڑھنے سے اس کی قلت ہے۔ اور جو امر جماعت کی کثرت کا مقتضی ہو وہ افضل ہوتا ہے"۔

اسی طرح دوسرے ظہر کی نماز کے سلسلے میں اِبراد اور تاخیر کی مصلحت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

»لِأَنَّ فِي التَّعْجِيْلِ فِي الصَّيْفِ تَقْلِيْلَ الْجَمَاعَاتِ وَإِضْرَارًا بِالنَّاسِ« ۔(ایضاً)

"اس لیے کہ گرمی میں جلدی کرنے سے نمازیوں کی کمی ہوگی اور لوگوں کو تکلیف بھی ہوگی"۔

اور حافظ عینی البنایہ شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں:

ولأن في الإسفار تكثير الجماعة وتوسع الحلال على النائم والضعيف في إدراك فضل الجماعة فكان أفضل وأولى۔ (البنایہ شرح الهدایه: ج ۲ ص ۳۷)

"اور اس لیے کہ (فجر کی نماز) روشنی میں پڑھنے سے جماعت کی کثرت ہوگی اور سونے والے کو نماز کے لیے حلال ہونے سے متعلق اس میں گنجائش ہے (یعنی وضو وغیرہ کے کرنے اور جنابت کے غسل سے پاکی کے حوالے سے) اور کمزور کے لیے جماعت کی نماز کو پالینا بھی ہے اس میں۔ لہٰذا یہ افضل اور اولیٰ ہے۔"

اس کے علاوہ مزید حوالے پیش کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

اب غور کریں!!! اگر عام دنوں میں عوام الناس کے لیے سہولت، آسانی اور تکثیر جماعت اسفار بالفجر میں ہے تو رمضان کے مہینے میں عوام الناس کی سہولت اور تکثیر بالجماعۃ کا زیادہ امکان اس میں ہے کہ سحری کے کچھ دیر بعد نماز پڑھ لی جائے۔ ورنہ لوگ سستی اور لاپرواہی برتنے لگیں گے اور نیند کی تھکان غالب ہونے لگے گی۔ بالخصوص جب کہ حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ حضور پاک ﷺ سحری تناول فرمانے کے بعد پچاس آیتوں کے بقدر ٹھہرتے، پھر نمازِ فجر ادا کرتے۔ حضور پاک ﷺ کا عمل تکثیر للجماعۃ کے لیے تھا، باوجود اس کے کہ حضور ﷺ کو مرغوب عشاء کی نماز میں تاخیر تھی لیکن لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے کبھی پہلے بھی پڑھ لیا۔ دیکھیں:۔۔۔

»وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ« ۔

[صحیح البخاري: كِتَاب مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، بَاب وَقْتُ الْعَصْرِ]

»وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ« ۔

[صحیح البخاری: کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت العشاء إذا اجتمع الناس أو تأخروا]

»وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا إِذَا رَآهُمْ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَوْا أَخَّرَ« ۔

[صحیح البخاری: كِتَاب مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، بَاب وَقْتُ الْمَغْرِبِ]

»وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا، وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ، كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَئُوا أَخَّرَ« ۔ [صحیح مسلم: كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَاب اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالصُّبْحِ فِي أَوَّلِ وقتها وهو التغليس وبيان قدر القراءة فيها]

لیکن یہی بات اگر ہم نمازِ فجر کے سلسلے میں کہیں کہ فجر کی نماز اسفار میں پڑھنا حضور ﷺ سے ثابت اور اس سلسلے میں قولی اور فعلی احادیث موجود ہیں: دیکھیں:۔۔۔

»أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ« ۔ [سنن الترمذی: کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی مواقیت الصلاۃ عن النبی ﷺ، باب ما جاء فی الإسفار بالفجر، رقم الحدیث: ۱۵۴/ بتحقیق ألبانی: صحیح]

»وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا« ۔

[صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب أوقات الصلوات الخمس]

»أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا، وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، أَوْ كَادَتْ« [صحيح مسلم: كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب أوقات الصلوات الخمس]

»وَ صَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ «۔ [سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب فى المواقيت، رقم الحديث: ٣٩٣/ بتحقيق ألبانى: حسن صحيح]

لیکن لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے رمضان میں غلس (اندھیرے) میں پڑھ لیا جاتا ہے تو یہ بڑا جرم اور الزامی سوال بن جاتا ہے۔

کیا غیر مقلدین عشاء کی نماز کے تعلق سے تاخیر کے قائل نہیں ہیں؟ اگر قائل ہیں تو پھر رمضان المبارک میں وقت معہود سے ہٹ کر نماز کیوں ہوتی ہے۔ اگر وہ کہیں گے کہ آدھے گھنٹہ کا فرق کوئی فرق نہیں ہوتا تو یہی جواب ہماری جانب سے بھی عرض ہے کہ ان کے غلس اور ہمارے اسفار میں بھی تقریباً اسی آدھے گھنٹہ کا فرق ہوتا ہے۔

اسی طرح غیر مقلدین نمازِ تراویح کو اوّل وقت میں کیوں پڑھتے ہیں جب کہ ان کے یہاں تہجد و تراویح اور وتر ایک ہی نماز ہے (دیکھیں: تعداد رکعات قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ/از زبیر علی زئی: ص ١٦۔ صحیح نماز نبوی/از عبد الرحمٰن عزیز: ص ٣٤١، ٣٥٠، ٣٥١۔ صلاۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم/از محمد علی جانباز: ص ٣٢٠، ٣٢٢۔ پندرہ روزہ صحیفہ اہل حدیث کراچی پاکستان/شمارہ: ١٧، جلد ١٠١، ص ١١)، اور تہجد اور وتر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری وقت میں پڑھتے تھے؟ اور وہ بھی تراویح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصف شب کے بعد پڑھائی ہے؟ تو جو جواب آپ کا اس بارے میں ہوگا وہی جواب آپ ہمارے طرف سے رمضان المبارک میں اوّل وقت نمازِ فجر پڑھنے کے بارے میں محفوظ کر لیجیے گا۔

چند اعتراضات اور ان کے جوابات

[پہلا اعتراض] احناف فجر کی نماز کے لیے اسفار کے وقت کو افضل سمجھتے ہیں لیکن رمضان میں اوّل وقت میں سہولت کے لیے جلد نماز پڑھ لیتے ہیں اور افضل کو چھوڑ دیتے ہیں۔

[جواب] جی اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض حنفی حضرات کا یہی موقف ہے کہ فجر کی نماز کا وقت اسفار ہی ہے خواہ رمضان ہو یا غیر رمضان۔ ان کا کہنا ہے کہ نمازِ فجر رمضان میں اسفار کر کے پڑھی

جائے گی تو کئی حضرات کی نماز قضا ہونے کا خدشہ ہے اور کئی افراد پر یہ بھاری ہوگا اور مشقّت کا باعث ہو گا تو عوام کی ایک تعداد کو مشقّت سے بچانے کے لیے رمضان المبارک میں فجر کی نماز اوّل وقت میں پڑھ لی جائے۔ اگر یہی نظریہ مان لیا جائے کہ احناف اسی وجہ سے رمضان المبارک میں نمازِ فجر اوّل وقت ادا کرتے ہیں تو پھر بھی رمضان المبارک میں اوّل وقت نمازِ فجر پڑھنا ممدوح عمل کہلائے گا نہ کہ لائق ملامت، اگر اس نظریہ کی وجہ سے احناف پر ملامت کی جائے گی تو پھر معاذ اللہ یہ اعتراض احناف پر بعد میں؛ پہلے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوگا۔ اس لیے کہ نماز میں لمبی قرأت کرنا باعثِ ثواب ہے اور افضل عمل ہے لیکن جب جماعت ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کو خفیف پڑھنے کا حکم دیا ہے تا کہ بعض نمازیوں کو مشقّت سے بچایا جا سکے، تو کیا یہاں معاذ اللہ جماعت کی نماز کے لیے خفیف پڑھنے کے عمل کو اسی طرح لائق ملامت سے تعبیر کریں گے جیسا کہ غیر مقلدین احناف کو متہم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی مثالیں اور ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''**لولا اشق علی امتی**'' کہہ کر امت کو مشقت سے بچایا ہے۔

یہ بعض احناف کا موقف ہے۔ جب کہ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ رمضان المبارک میں فجر کی نماز اوّل وقت پر پڑھی جائے گی جیسا کہ مذکورہ دلائل کی روشنی میں واضح ہوتا ہے۔

اور یہ دلیل ان احناف کی نقل کی ہے جو پورا سال نمازِ فجر اسفار کے وقت پڑھنے کو افضل جانتے ہیں لیکن پھر بھی رمضان المبارک میں فجر کی نماز اوّل وقت پر ادا کرتے ہیں۔

[دوسرا اعتراض] احناف فجر کی نماز غلس میں ادا کرنے کو افضل نہیں مانتے بلکہ اسفار میں فجر کی ادائے گی کو افضل کہتے ہیں، لیکن رمضان میں افضل کو چھوڑ کر غیر افضل پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں۔

[جواب] اگر غیر مقلدین کو اس پر اعتراض ہے تو اس پر بھی بات کی جا سکتی ہے لیکن فی الحال یہ ہمارا موضوع نہیں، تاہم اتنا عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک میں نمازِ فجر اوّل وقت پر پڑھی جائے گی جیسا کہ ماقبل میں دلائل گذر چکے ہیں۔

باقی غیر رمضان میں نمازِ فجر کے وقت کا مسئلہ ہمارا موضوع نہیں۔ ویسے بھی غیر رمضان میں فجر کے وقت کے حوالہ سے احناف کی کتب دلائل سے بھری پڑی ہیں جسے دیکھنا ہے وہ دیکھ لے۔

[تیسرا اعتراض] احناف کی پیش کردہ وہ احادیث جن میں سحری اور نمازِ فجر کے درمیان پچاس

آیات کی قرأت جتنا وقفہ بتایا گیا ہے؛ کو احناف حضرات کا صرف رمضان کے لیے باور کرانا صحیح نہیں بلکہ یہ رمضان اور غیر رمضان دونوں کے لیے ہیں۔

[جواب] ہماری پیش کردہ وہ احادیث جن میں سحری اور نمازِ فجر کے درمیان پچاس آیات کی قرأت جتنا وقفہ بتایا گیا ہے؛ میں اگر ہم اس سحری کو صرف رمضان کے لیے نہیں بلکہ رمضان اور غیر رمضان دونوں پر لیتے ہیں تو پھر بہت مشکل صورت حال ہو جائے گی۔ اس لیے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفلی روزہ رکھیں تو فجر کی نماز جلدی پڑھیں اور جب روزہ نہ رکھیں تو اسفار میں پڑھیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے کیا مشکلات ہو جائیں گی۔ وہ تو پھر سوچتے ہوں گے ہم آج غلس کے لیے نماز فجر میں جائیں یا اسفار میں، ان کو کیا معلوم ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نفلی روزہ رکھا ہوگا یا نہیں۔ اس لیے اس سحری کو رمضان کے ساتھ ہی خاص سمجھا جا سکتا ہے۔ ورنہ غیر مقلدین اس سحری کے غیر رمضان میں ہونے کی دلیل صحیح و صریح پیش کر دیں۔

[چوتھا اعتراض] معترضین کا ایک اعتراض یہ بھی ہوتا ہے کہ احناف سال کے گیارہ مہینے تو فجر کی نماز آخری وقت میں ادا کرتے ہیں لیکن جوں ہی رمضان المبارک آتا ہے تو یہ لوگ فجر کی نماز اول وقت میں پڑھتے ہیں، ان کے اس فرق کرنے کی کوئی دلیل نہیں۔ اگر ہے تو ایسی روایت پیش کریں جس میں غیر رمضان میں اسفار میں نمازِ فجر پڑھنے کی بات ہو اور رمضان میں غلس میں نمازِ فجر پڑھنے کی بات ہو۔

[جواب] محترم قارئین! اس کا آسان جواب یہ ہے کہ کئی شرعی احکام ایسے ہیں جہاں حکم ایک جگہ ہے اور اس سے استثناء دوسری جگہ ہے۔ تو کیا ہر شرعی معاملہ کا حکم اور استثناء ایک جگہ نہ ہو تو کیا معترضین اس استثناء کو نہ مانیں گے؟؟؟ اس طرح تو شرعی احکام کی صورت و ہیئت بالکل تبدیل ہو جائے گی اور ایک نیا مسلک بلکہ نیا دین وجود میں آ جائے گا۔ لہٰذا یہ اعتراض اصولاً فضول اور بچکانہ ہے۔

[پانچواں اعتراض] ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ آج کل کے حنفی حضرات رمضان میں فجر کی نماز اوّل وقت میں پڑھنے پر جو دلائل دیتے ہیں وہی دلائل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یا ان کے شاگرد یا حنفی فقہاء سے ثابت کریں۔

[جواب] قارئین کرام! اس سلسلے میں دو امور ذہن میں رکھیں۔ ایک ہے کسی شرعی معاملہ میں فقہاء

کا موقف، اور ایک ہے اس موقف کی دلیل۔ اگر میں کوئی ایسا موقف اپناؤں جو احناف فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کا موقف نہ ہو اور میں اصرار کروں کہ یہ موقف حنفی مسلک کا ہے تو میں غلطی پر ہوں گا، مثلاً میں کہوں کہ احناف سجدہ میں رفع الیدین کے قائل ہیں اور رفع الیدین کرتے ہیں تو میں غلطی پر ہوں گا کیونکہ احناف سجدہ کے رفع الیدین بلکہ تکبیرات انتقالی کے رفع الیدین کے قائل نہیں اور نہ یہ رفع الیدین کرتے ہیں۔

دوسرا امر یہ ہے کہ جو دلیل آج کل کے حنفی حضرات نے دی وہی دلیل امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یا ان کے شاگردوں سے ثابت کیا جائے۔

میرے نزدیک یہ مطالبہ ہی غلط ہے، اس لیے کہ بعض دفعہ دو مختلف افراد دو مختلف دلائل دیتے ہیں لیکن نتیجہ پر ایک ہی جگہ پہنچتے ہیں۔ اگر میں یہی مطالبہ محدث فتویٰ کے حوالہ سے کروں کہ محدث فتووں میں جو فتاویٰ دیتے ہوئے دلیل دی گئی ہے وہ آپ اپنے ہم مسلک فقہاء سے ثابت کریں تو غیر مقلدین کے لیے دوہری مشکلات ہو جائیں گی کیوں کہ غیر مقلدین کو پہلے وہی دلائل اپنے فقیہ سے ثابت کرنے ہوں گے اور پھر یہ ثابت کرنا ہوگا کہ متعلقہ فقیہ نہ تو شافعی مسلک ہے اور نہ حنبلی مسلک بلکہ اہلحدیث مسلک سے تعلق رکھتا ہے (ڈبل مشکلات اس لیے ہو جائیں گی کہ میرے نزدیک اہلحدیث مسلک کے افراد ہر دور میں نہیں تھے اور اگر کسی دور میں تھے بھی؛ تو ناقابل بیان حد تک کم تعداد میں تھے)۔

میرا نظریہ ہے کہ موقف میں تو اختلاف نہیں ہو سکتا لیکن دلائل میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس لیے بعینہٖ انہی دلائل کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یا ان کے شاگردوں سے ثابت کرنے کا مطالبہ بے جا اور غلط ہے۔

فجر کی نماز کا افضل وقت:

ناظرین کرام! نمازِ فجر چاہے غلس (اندھیرے) میں ادا کی جائے یا اسفار (روشنی) میں، نماز بہر حال ادا ہو جاتی ہے۔ اس میں غیر مقلدین اور احناف دونوں متفق ہیں۔ اختلاف صرف اس بات پر ہے کہ افضل وقت کونسا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم میں سے ایک جماعت کا رجحان رہا ہے کہ غلس (اندھیرے) میں نمازِ فجر ادا کرنا افضل ہے۔ چنانچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حدیث تغلیس ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

»وَ هُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ: أَبُوْبَكْرٍ، وَ عُمَرُ، وَ مَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ ، وَ بِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ، وَ أَحْمَدُ، وَ إِسْحَاقُ، يَسْتَحِبُّوْنَ التَّغْلِيْسَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ «۔(سنن الترمذی: ابواب الصلاۃ ، باب ما جاء فی مواقیت الصلاۃ عن النبی ﷺ، باب ما جاء فی التغلیس بالفجر ، رقم الحدیث: ۱۵۳)

''اوراسی کوصحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن میں حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں اوران کے بعد کے تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں سے بہت سے اہل علم نے پسند کیا ہے،اوریہی شافعی ،احمداوراسحاق بن راہو یہ رحمۃ اللہ علیہم بھی کہتے ہیں کہ فجر کی نماز''غلس''(اندھیرے)میں پڑھنا مستحب ہے''۔

غلس کی طرح ہی اسفار(روشنی)میں نمازِ فجر ادا کرنے والے قائلین کی بھی ایک معتد بہ تعداد رہی ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حدیث اسفار بالفجر ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

»وَقَدْ رَأَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالتَّابِعِيْنَ: الإِسْفَارَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ «۔(سنن الترمذی: ابواب الصلاۃ ، باب ما جاء فی مواقیت الصلاۃ عن النبی ﷺ، باب ما جاء فی الإسفار بالفجر ، رقم الحدیث: ۱۵۴)

''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اورتابعین رحمۃ اللہ علیہم میں سے کئی اہل علم کی رائے نمازِ فجر اُجالا ہونے پر پڑھنے کی ہے۔یہی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بھی کہتے ہیں''۔

چوں کہ یہاں پر دونوں مسلک کے دلائل کا ذکر کرنا مقصود نہیں ہے صرف اتنا بتانا مقصود ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اورتابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم میں سے ایک بڑی جماعت نے ان دونوں پر عمل کیا ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں طرف کی احادیث اورصحابہ کرام وخلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے طرز عمل کو دیکھتے ہوئے کہ وہ فجر کی نماز میں لمبی لمبی سورتیں جیسے سورۂ بقرہ،سورۂ آل عمران،سورۂ یوسف اور اسی جیسی طویل سورتیں پڑھا کرتے تھے،یہ رائے اختیار کی ہے کہ فجر کی نماز توشروع غلس میں کی جائے گی لیکن ختم اسفار میں کی جائے۔جس سے دونوں حدیثوں پر عمل ممکن ہوجائے گا۔(تفصیل کے لیے دیکھیے:شرح معانی الآثار)

اوررہی بات رمضان المبارک میں احناف کا اوّل وقت میں نمازِ فجر ادا کرنے کی،تو اس کی

وجوہات، دلائل اوران پر وارد اعتراضات کے جوابات اوپر میں ذکر کر دیئے ہیں بس یہاں خلاصہ کے طور پر صاحب تفہیم البخاری (مولانا ظہور الباری اعظمی؛ فاضل دارالعلوم دیوبند) کی بات پر اس تحریر کو ختم کرتا ہوں:

صاحب تفہیم البخاری فرماتے ہیں: ''امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جن احادیث کو ذکر کیا ہے، اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ تین پہلی احادیث رمضان کے مہینے میں نماز فجر پڑھنے سے متعلق ہیں۔ کیونکہ ان تینوں میں ہے کہ ہم سحری کھانے کے بعد نماز پڑھتے تھے۔ اس لیے یہ بھی ممکن ہے کہ رمضان کی ضرورت کی وجہ سے سحری کے بعد فوراً پڑھ لی جاتی رہی ہو کہ سحری کے لیے جو لوگ اٹھے ہیں، کہیں درمیان شب کی اس بیداری کے نتیجہ میں وہ غافل ہو کر سو نہ جائیں۔ اور نماز ہی فوت ہو جائے۔ چناں چہ دارالعلوم دیوبند میں اکابر کے عہد سے اس پر عمل رہا ہے کہ رمضان میں سحر کے فوراً بعد فجر کی نماز شروع ہو جاتی ہے''۔ (تفہیم البخاری: پ۳/ کتاب مواقیت الصلوٰۃ: ج ۱ ص ۳۰۰)

[**نوٹ**] واضح رہے کہ ہم نے اس مضمون کے تیار کرنے میں محترم تلمیذ (ساکن کراچی) اور محترم جمشید صاحبان کے جوابات سے کافی استفادہ کیا ہے جو انہوں نے غیر مقلدین سے بحث کے دوران ''محدث فورم'' (غیر مقلدین کی مشہور ویب سائٹ) پر دیئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و أصحابہ اجمعین

نوٹ: قارئین کرام! مطالعہ کے دوران اس مضمون میں کوئی علمی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ادارہ آپ کا مشکور ہوگا۔ رابطہ بذریعہ واٹس ایپ: 9322471046

مکتبہ شیخ الاسلام، ادارہ تحقیقات اہل السنۃ والجماعۃ اور مکتبہ صفدریہ کی علمی وتحقیقی مطبوعات

- اپنا گھر بچائیے! ❖ اجتہاد وتقلید (خورد)
- احکام نماز مع احادیث وآثار ❖ اصول مناظرہ
- اذانِ عثمانی! سنت یا بدعت؟ ❖ ارشاد الشیعہ
- ازالۃ الوسواس عن اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما
- اعتکاف کورس ❖ السامی لحل اسئلۃ الحسامی
- الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب
- المہند علی المفند پر اعتراضات کا علمی جائزہ
- امور خانہ داری میں حسن انتظام ❖ ان پیج سیکھئے
- اہل حدیث اور انگریز ❖ بارہ مسائل
- اہل حق کے درمیان اختلافات کی حقیقت
- ایک پیغام امت مسلمہ کے نام (اول، دوم)
- اے میری بیٹی! یا بنتی! ❖ پارہ عم (۳۰)
- بہشتی زیور پر اعتراضات کے جوابات
- تبلیغی جماعت اور مشائخ عرب
- تحفۃ الایضاح شرح مقدمہ ابن صلاح
- تراویح کا مسئلہ متنازع نہ بنایا جائے
- تناقضات زبیر علی زئی ❖ جدید دلکش واقعات
- تواریخ عجیب عرف کالا پانی
- توضیح الطحاوی شرح طحاوی شریف
- توضیح الکافیہ شرح اردو کافیہ
- جب آنکھیں کھلیں گی! ❖ جزء ترک رفع الیدین
- جی ہاں! فقہ حنفی قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے
- چالیس مسئلوں پر چالیس احادیث
- حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ
- حضرت جی پیر ذوالفقار احمد نقشبندی دام ظلہم کے دلچسپ واقعات (اول، دوم)
- حقائق الفقہ بجواب حقیقۃ الفقہ ❖ خزینہ
- خطبات متکلم اسلام (اول، دوم، سوم)
- خلیفۃ اللہ حضرت مہدی کی ۳۰ علامتیں
- خواتین کے دینی مسائل اور ان کا حل
- خوشگوار ازدواجی زندگی کے رہنما اصول
- دار العلوم کی مرکزیت ایک مسلمہ حقیقت
- دختران ملت ❖ درس قرآن وحدیث
- درس قرآن کیسے دیا جاتا ہے؟
- دست وگریباں (اول) ❖ دلائل احناف
- ڈاکٹر ذاکر نائیک کے خیالات ونظریات
- رحلۃ الکئیب الی دیار الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- رسائل گھمن (چار رسائل کا مجموعہ) "ہندی"
- زبدۃ الشمائل شرح اردو شمائل ترمذی
- سرور العینین فی تکبیرات العیدین
- سلفی کون؟ حنفی یا غیر مقلد ❖ سفر نامہ برما
- سوال گندم جواب چنا ❖ سستی جنت
- سوانح وافکار سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما
- سو تقریریں ❖ شادی کی پہلی دس راتیں
- شادی مبارک ❖ شان صحابہ رضی اللہ عنہم
- شان امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
- شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ❖ اسوۂ حسینی
- ازواج مطہرات اور ان کی اولاد رضی اللہ عنہن
- امام حرم نبوی کا تاریخی خطبہ ❖ تحریم المحرم
- اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک اعتدال
- حادثۂ کربلا کے بعد اولاد علی کی سیرتیں
- حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف
- سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شخصیت وکردار
- سیرت حضرت علی کرم اللہ وجہہ
- شہادت کی فضیلت واقسام ❖ دو مکتوب گرامی
- محرم الحرام سے متعلق چند اہم فتاویٰ جات
- محرم الحرام فضائل ومسائل ❖ شہید کربلا اور یزید
- مناقب اہل بیت تفاسیر کی روشنی میں
- مناقب حضرات حسنین رضی اللہ عنہما ❖ منکرات محرم
- صراط مستقیم کورس (برائے مرد، خواتین)
- عشاق قرآن کے ایمان افروز واقعات
- عقائد اہل السنۃ والجماعۃ
- غصہ نہ کیجیے ❖ غیر مقلدین کا اصلی چہرہ
- غیر مقلدین کی غیر مستند نماز (اردو، ہندی)
- فتاویٰ عالمگیری پر اعتراضات کے جوابات
- فرقہ اہلحدیث پاک وہند کا تحقیقی جائزہ
- فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ
- فرقہ جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ
- فضائل اعمال پر اعتراضات کا علمی جائزہ
- فضائل ومسائل قربانی
- قرآن کریم کیسے پڑھنا چاہیے!
- کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ
- کیا اہل عرب غیر مقلد ہیں؟
- گلدستہ اہل بیت علیہم الرضوان
- ماہ رمضان المبارک فضائل ومسائل
- ماہ محرم الحرام کے فضائل واحکام
- مثالی عورت ❖ مثالی مرد
- مرد وعورت کی نماز کے فرق پر تفصیلی جائزہ
- مروجہ بدعات ورسومات اور ان کا حل
- مسائل اربعہ غیر مقلد علماء کی نظر میں
- مسلک اعلیٰ حضرت
- ملکی سیاست میں مسلمانوں کی گرتی نمائندگی
- مہدی ومسیح کا جھوٹا دعویدار شکیل بن حنیف
- نجوم الراشدہ لحل اسئلۃ خلافت راشدہ
- نماز اہل السنۃ والجماعۃ "اردو، ہندی"
- نماز تراویح بیس رکعت سنت مؤکدہ ہے
- ننگے سر نماز غیر مقلد علماء کی نظر میں
- نورانی قاعدہ ❖ ہدایہ علماء کی عدالت میں
- ہم اہل السنۃ والجماعۃ کیوں ہیں؟
- ہو الکذاب بجواب من الکذاب